قرآن میں احترامِ انسانیت کا تصوّر

THE CONCEPT OF HUMAN RESPECT IN QURAN

Aziz Ahmad
Dr. Badashah Rehman Azhari

Abstract:
Human respect is an important topic of Islam. Allah made human the most glorious of creatures. This human respect has several forms in Quran, one is that Allah has given him knowledge and wisdom with the best of creation and form. Secondly, Allah has commanded man to respect himself. These orders have the aspect of human respect that is sometime hidden and sometimes too showy like not committing suicide and hurting yourself. Third, humans should respect the lives, possessions and honors of others. All of these are reviewed in the context of Quranic verses.

Keywords: *Humanity, Respect, Quran.*

خلاصہ
زیر بحث مقالہ میں قرآنی آیات کی روشنی میں انسانی تکریم کی مختلف صورتوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دے کر اس کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی ہے۔ ایک تو اللہ تعالی اس انسان کو عقل و سمجھ کی دولت سے نوزا ہے جو سب سے بڑی نعمت ہے۔ پھر اس کی اپنی زندگی کو محترم قرار دے کر اس کے اکرام کا حکم دیا ہے۔ س تکریم کا ایک ظاہری پہلو یہ ہے کہ اس کے لئے خود کشی اور ایذاء نفس حرام اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں قرآنی آیات کی روشنی میں دوسرے انسان کی جان ومال اور آبرو کی عزت، تکریم اور حفاظت کے الہی حکم اور اس کی مختلف صورتوں کو مفسرین کی آراء کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

کلیدی کلمات: انسان، احترام، قرآن، تکریمِ انسانی۔

تعارف

لفظ "احترام" لغت میں عربی زبان سے ماخوذ ہے اس کا اردو میں معنی "حرمت، عزت، توقیر، آؤ بھگت" ہے[1] اور عربی میں بھی اس کا یہی معنی ہے، جیسے کہ القاموس الجدید میں ہے: "احترام: عظمت، وقار"۔[2] البتہ یہ عربی زبان میں قلیل الاستعمال ہے اس کے لئے عربی میں "التکریم" کا لفظ مستعمل ہے۔ انسانیت انسان سے لیا گیا ہے اور اس کا مطلب ہے" وہ جاندار جو ناطق ہو" یعنی وہ جسم اور روح والا جو بالقوۃ قادر الکلام ہو۔ اصطلاح میں احترام کی کئی تعبیریں منقول ہیں:

1) تکریم انسان سے مراد انسان کو عقل دے کر اس کو دوسرے سے ممتاز کرنا، دوسری مخلوات میں یہ خاصیت نہیں، جیسا کہ علامہ طباطبائی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: "المراد بالتکریم تخصیص الشئ بالعنایة وتشریفه بما یختص به ولا یوجد فی غیره... والانسان یختص من بین الموجودات الکونیة بالعقل"[3] ترجمہ: "تکریم سے مراد کسی کا خصوصی خیال رکھنا اور اس کو اس چیز کے ساتھ شرف بخشا جو صرف اسی میں پایا جائے دوسروں میں نہ پایا جائے۔۔۔ اور انسان مخلوقات میں سے عقل کی وجہ خاص ہو جاتا ہے۔"

2) "اللہ تعالی نے انسان کو جو شرف اور فضل عطا فرمایا ہے یہ اس کا احترام ہے" جیسے کہ قرطبیؒ لکھتے ہیں: "کرمنا" تضعیف کرم، ای جلنالهم کرمنا ای شرفا وفضلا"[4]۔

3) انسان کی تکریم اور احترام سے مراد یہ ہے کہ "اللہ نے انسان کو اچھی شکل وصورت اور ہیئت کے ساتھ پیدا فرمایا ہے، اور اس کو ہاتھ، پاؤں، اور حواس دیے جس سے وہ دنیا اور آخرت کے نفع و نقصان پہچان لیتا ہے"۔ جیسا کہ مفسر علامہ طوسی رقمطراز ہیں: "وقیل: من تفضیل بنی آدم ان یتناول الطعام بیدیه دون غیره، لان غیره یتناوله بفیه، وانه ینتصب، وما عداه علی اربع أو علی وجهه"[5]۔ یہی بات مشہور ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر میں نقل کی ہے: "ویخبرعن تشریفه لبنی آدم وتکریمه ایاهم فی خلقه لهم علی احسن الهیئات واکملها ای یمشی قائما منتصبا علی رجلیه ویاکل بیده۔۔۔۔۔ وجعل له سمعا وبصرا وفؤادا یفقه بذالك کله وینتفع به ویفرق بین الاشیاء ویعرف منافعها وخواصها ومضارها فی الامور الدینیة والدنیویة۔[6]

ترجمہ: " اللہ تعالی انسان کو شرف وعزت دینے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس نے ان کو احسن اور اکمل بنایا ہے اس طور پر کہ وہ پاؤں کے ذریعے چلتا ہے اور ہاتھ سے کھاتا ہے۔۔۔ اس کے لئے کان، آنکھ اور دل بنادیا جن

کی مدد سے وہ سمجھتا ہے، ان سے مستفید ہوتا ہے، مختلف چیزوں میں فرق کرتا ہے، ان کے دنیوی اور اخروی نفع نقصان اور خاصیات کو پہچانتا ہے۔"

4) احترام انسان کا مطلب یہ ہے "کہ انسان کو دوسرے تمام مخلوقات پر مسلط کرنا اور دوسری تمام مخلوقات کو اس کے لئے مسخر کرنا"۔ جیسے کہ امام طبری رقمطراز ہیں: "ولقد کرمنا بنی آدم بتسلیطنا إیاھم علی غیرھم من الخلق وتسخیرنا سائر الخلق لھم۔[7] ترجمہ: "ہم نے انسان کو عزت دی اس طور پر کہ ان کو دوسری خلوقات سے بہتر بنایا اور دوسری تمام مخلوقات کو اس کے کام پر لگا دیا۔"

5) احترامِ انسانیت کا مطلب "انسان کا حسنِ صورت، معتدل مزاج، درمیانہ قد، عقل کے ذریعے فرق کرنا، بول چال، اشارہ، اور لکیر اور خطوط وغیرہ کے ذریعے سمجھانا، معاش اور معاد کے اسباب کا مہیا ہونا، زمین کی چیزوں پر مسلط ہونا، اشیاء کی صناعت پر قدرت رکھنا، عالی اور سفلی اسباب و مسبّب کا نفع کی طرف چلانا وغیرہ وغیرہ"۔ جیسے کہ علامہ بیضاوی فرماتے ہیں: "ولقد کرمنا بن آدم بحسن الصورۃ واالمزاج الاعدل واعتدال القامۃ والتمییز بالعقل الافھام بالنطق والاشارۃ والخط والتھدی او اسباب المعاش والمعاد والتسلط علی ما فی الارض والتمکن من الصناعات وانسیاق الاسباب والمسبباب العلویۃ والسفلیۃ الی مایعود علیھم بالمنافع الی غیر ذالك مما یقف الحصر دون احصائه۔[8] یعنی: "اور تحقیق کہ ہم حسنِ صورت، معتدل ترین مزاج، معتدل قد و قامت، عقل کے ذریعے چیزوں کے درمیان تمیز کی طاقت، گفتگو، اشارے، خط اور ہدایت کے ذریعے دوسروں کو بات سمجھانے کی خاصیت اور معاش و معاد کے اسباب اور زمین میں جو کچھ ہے اس پر تسلط دے کر اور صنعتوں پر تمکن اور منافع کے حصول کے لئے اعلی و ادنی اسباب و مسببات کو زیر استعمال لانے کی قدرت اور اس کے علاوہ کئی دیگر خصوصیات دے کر بنی نوع آدم کو کرامت بخشی ہے۔"

احترامِ انسان کی تین صورتیں ہیں: **ایک**، انسان کا احترام اللہ تعالی کی طرف سے؛ **دو**، انسان کے اپنے نفس کا احترام؛ **تین**، انسان کا احترام کسی دوسرے انسان کی طرف سے۔[9] ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ احترام انسان، اللہ کی جانب سے: اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، دوسری مخلوقات کی طرح اس کو عدم سے وجود دیا، مگر اللہ نے اس کی تخلیق میں اس کی تکریم اور احترام میں اس کے ساتھ کچھ احسانات بھی کیے جو کہ ذیل ہیں: انسان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اس کو سب سے خوبصوت صورت عطا کی، اس کو عقل اور سمجھنے کی صلاحیت عطا کی، زمین کو اس کے لئے مسخر کیا، دوسری مخلوقات پر اس کو فضیلت دی، امانت اس کے سپرد کرکے اس کو آزادی دی، اس

کی ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے، اس کے ساتھ محبت کا اظہار کرکے ملاء اعلی میں اس کا ذکر کیا، اس کی معیت کا اعلان کیا، اس کی حفاظت کی ذمہ داری فرشتوں کو سونپ دی، اس کی جان، مال اور عزت و آبرو کو دوسروں پر حرام کیا، تمام انسانوں کو حق مساوات دیا اور اس کی سب سے بڑی تکریم یہ ہے کہ اللہ نے ایمان اور نیک اعمال پر اس کو آخرت میں جنت دینے کا وعدہ کیا، الغرض بے شمار نعمتیں عطا کیں جیسا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: " إِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا " (34:14) یعنی: "اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو ہر گز اسے شمار نہ کر پاوگے۔" پس یہ بے شمار نعمتیں اللہ کی طرف سے انسان کی تکریم پر واضح دلالت ہے۔

2۔انسان کا احترام انسان کا اپنے نفس کے ساتھ: انسان کا اپنے نفس کا احترام یہ ہے کہ وہ علم و معرفت حاصل کرے، طاعت اور عبادت کرے، محرمات سے اپنے آپ کی حفاظت کرے اور رزق کے حصول کے لئے اسباب اختیار کرکے سعی اور کوشش کرے، ان تمام امور ونواہی میں انسانی مصالح میں پوشیدہ ہیں ان مصالح میں انسان کی اپنی جان، مال، نسب، عقل اور مذہب کی حفاظت شامل ہے، ان کو اصطلاح میں مقاصد شریعت کہا جاتا ہے۔[10]

3۔انسان کا احترام کسی دوسرے انسان کی طرف سے: اللہ تعالی نے کچھ لوگوں کے خصوصی احترام کرنے کا حکم دیا ہے، جیسے والدین، رشتہ دار، یتیم، مساکین، پڑوسی اور مسافر وغیرہ کا۔ان کے علاوہ اسلام نے ایک انسان کے لئے دوسرے انسان کا عمومی احترام بھی ضروری قرار دیا ہے چاہیے وہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا مالدار، تندرست ہو یا بیمار، مسافر ہو یا مقیم، رشتہ دار ہو یا اجنبی، زندہ ہو یا مردہ۔اس احترام کا مطلب یہ ہے کہ ایک انسان دوسرے کے ساتھ احسان کرے، اس سے حسنِ ظن رکھے، اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرے، اس سے نرمی اور شفقت کے ساتھ پیش آئے، حق کی طرف رہنمائی کرے، اس کے ساتھ خیر خواہی کرے، امر بالمروف کرے اور مناہی سے اس کو روکے، اس کی مدد کرے، اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے انسان کو چھ اور بنیادی حقوق بھی دیے ہیں: 1۔انسانی جان کا تحفظ اور حرمت 2۔مال کا تحفظ اور حرمت 3۔عزت کا تحفظ اور حرمت 4۔اولاد کا تحفظ 5۔روزگار کا تحفظ 6۔عقیدے کا تحفظ، کسی دوسرے انسان کے لئے ان حقوق میں خلل ڈالنا جائز نہیں ہے۔ تمام بنی نوع انسان کی حرمت اسلام میں ایک جیسا ہے، احترام اور خون کی کے تقدس میں بنی نوع انسان ایک ہی صف میں کھڑے ہیں۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: "الخلق کلهم عیال الله فأحب الخلق إلى الله انفعهم لعياله"[11] ترجمہ: "مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اللہ کے نزدیک سب سے اچھا وہ شخص ہے جو اس کنبے کو زیادہ فائدہ پہنچائے۔" قرآن وحدیث کسی انسان کے خون بہانے کی سخت ممانعت آئی ہے اور جس جگہ خونریزی کی اجازت یا حکم ہوا ہے وہ بھی انسانیت کی حفاظت ہی کے

پیش نظر ہے۔ قرآن نے بڑی سچائی کے ساتھ یہ اعلان کیا ہے: " مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا" (32:5) کہ جس نے کسی انسان کو قتل کیا بغیر کسی جان کے بدلے، اور زمین پر بغیر کسی جرم کی وجہ سے تو گویا اس نے قتل کر دیا تمام انسانوں کو۔ قرآن و حدیث کا یہ اعلان اس بات کی گواہی کے لئے کافی ہے کہ اسلام امن و امان اور بنی نوع انسان کے احترام اور حقوق پر بڑا زور دیتا ہے۔

اسلام انسانوں پر چیرہ دستی کرنے والے کی سخت مذمت کرتا ہے اور ظلم و ستم کرنے سے منع کرتا ہے حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "یاعبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلاتظالموا" [12] اسلام میں انسانی حقوق کی اہمیت اور اس کا احترام جتنا ہے شاید ہی کسی مذہب میں اس کا عشر عشیر پایا جاتا ہو۔ اسلام ایک مسلمان کو ایمان لانے کے ساتھ انسانی حقوق کی حفاظت و رعایت جن کا حکم دیتا ہے، انسانی احترام کے لئے اخلاقیات کو درس تو حضور ﷺ کی زندگی کے ہر عمل سے ملتا ہے جو قرآن کی عملی تشریح ہے اور معاشرتی حقوق کی تحدید و تعیین بھی حقوق انسانی کی حفاظت کی غرض سے ہے، اسلام حکمرانوں کو بھی اس بات کا پابند بنا دیتا ہے کہ انسان کی حقوق کی حفاظت کے لئے قانون سازی کی جائے تاکہ انسانیت کا احترام برقرار رہ سکے۔

احترامِ انسانیت پر دلالت کرنے والی چند قرآنی آیات

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں تقریبا چھیانوے آیات میں احترام انسانیت کو بیان کیا ہے، ان سب آیات کو یہاں ذکر کرنا باعث طوالت ہے، البتہ ان میں سے چند بنیادی آیات کریمہ کو یہاں مختلف عنوانات کے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔دوسری مخلوقات پر فضیلت دینا: انسان کے لئے سب سے بڑی عزت اور شرف یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس کو اشرف المخلوقات بنایا، بر و بحر میں موجود تمام اپنے تمام مخلوق سے اس کو افضل قرار دیا، اور اللہ تعالی نے قرآن میں اس کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: " وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلاً" (70:17). ترجمہ: "اور ہم نے انسانوں کو عزت دی اور اس کو خشکی اور سمندر میں سواری فراہم کیا اور پاک چیزوں میں سے اس کو رزق دیا اور اس کو اپنی بہت سے مخلوقات سے اچھا بنا دیا۔" ایک اور جگہ فرماتے ہیں:" فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ (15:89)۔ترجمہ: " جب اللہ تعالی نے انسان کو آزمایا اور اس کو عزت اور نعمت دی تو وہ کہنے لگا: " میرے رب نے مجھے عزت دی۔"

2۔آخرت میں انسان کا احترام: اللہ نے اس انسان کو صرف دنیا میں محترم نہیں بنایا، بلکہ ایک فرمانبردار انسان کو اخرت میں بھی ایک معزز مقام دینے کا وعدہ فرمایا ہے، جیسے اللہ تعالی کا ارشاد ہے: " إِن تَجْتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيمًا" (31:4) ترجمہ: اگر آپ بچو گے کبیرہ گناہوں سے تو ہم آپ چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے اور آپ کو عزت اور اکرام کی جگہ داخل کریں گے۔

3۔ابلیس پر انسان کی فضیلت: انسان کا احترام یہ بھی ہے کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو فرشتوں کا مسجود بنا کر ابلیس پر اس کو فضیلت دی، جیسے کہ فرماتے ہیں: " وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئِكَةِ اسْجُدُواْ لآدَمَ فَسَجَدُواْ إَلاَّ إِبْلِيسَ قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًاo قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَـذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إَلاَّ قَلِيلاً" (17:61-62)۔ترجمہ: "اور ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم (علیہ السلام) کے سامنے سجدہ کرو وہ سب سجدہ ریز ہو گئے مگر ابلیس، وہ کہنے لگا: کیا میں سجدہ کروں اس کی جس کو آپ نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟ کہنے لگا بھلا دیکھ تو یہ شخص جس کو تو نے مجھ سے بڑھا دیا، اگر تو مجھ کو مہلت دے دے قیامت کے روز تک تو میں اس کی اولاد کو ڈھانٹی دے دوں گا سوائے تھوڑے کے۔"

4۔انسان کے احترام میں اشیائے عالم کو اس کے لئے مسخر کرنا: عالم میں موجود تمام اشیاء کو اللہ نے انسان کے لئے مسخر کیا اور دنیا میں موجود تمام چیزوں کو اس کے فائدے کے لئے پیدا کیا، اس کو اللہ تعالی نے قرآن میں 27 جگہ ذکر فرمایا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:

1۔"اللّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الأَنْهَارَo وَسَخَّر لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَo وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ" (14:32-34) ترجمہ: " اللہ جل شانہ وہ ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمیں کو پیدا فرمایا اور اسمان سے پانی برسایا، پھر آپ کو رزق دینے کے لیے اس کے ذریعے پھل پیدا کیے اور کشتی کو آپ کے کام پے لگا دیا، تاکہ وہ اس کے امر سے سمندر میں چلیں، اور نہروں کو آپ کے کام پے لگا دیا اور مسخر کیا آپ کے لیے سورج اور چاند کو ایک طریقے پر کام میں لگا دیا تمہارے لئے دن اور رات کو بھی کام پہ لگا دیا اور آپ کو ہر اس چیز میں سے دے دیا جس کو آپ نے مانگا، اگر تم اللہ کی نعمتیں گننے لگو تو ان کا احاطہ نہیں کر سکو گے، بے شک انسان بہت بڑا ظالم اور ناشکرا ہے۔"

2۔"وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالْنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ" (16:12) ترجمہ: " دن اور رات، سورج اور چاند کو آپ کے کام میں لگا دیا اور ستارے اسی کے حکم سے آپ کے لئے مسخر ہیں۔"

3۔ " أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً "۔(20:31) ترجمہ: "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آپ کا کام میں لگا دیا جو کچھ آسمان میں ہے اور زمیں میں ہے اور آپ پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کو مکمل کیا۔"

4۔اللهُ الَّذِي سخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَOوَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ" (13-12:45) ترجمہ: " اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو کام میں لگا دیا، تاکہ اس سمندر میں کشتی اللہ کے حکم سے چلے اور تاکہ آپ اللہ کا فضل تلاش کرو اور تم شکر کرو اور تمھارے لئے کام میں لگا دیا زمیں و آسمان کی ساری چیزوں کو۔"

5۔انسان کو سب سے خوبصورت سانچے میں ڈھالا: اللہ تعالی نے خشکی وتری میں بے شمار مخلوقات پیدا کیں، سب کو الگ الگ شکل و صورت دیں، ہر ایک کا الگ الگ ڈھانچہ بنایا، مگر ان میں سے سب سے حسین انسان کو پیدا کیا: "اللهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ "(64:40) اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ کے لئے زمیں کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو عمارت (چھت) اور آپ کو صورت دی پھر آپ کی صورت کو اچھا بنایا اور آپ کو پاک چیزوں میں سے رزق دے دیا۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: " خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ" (3:64) ترجمہ: "اس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمیں کو حق کے ساتھ اور آپ کو صورت دی پھر آپ کی صورت کو اچھا بنایا۔" سورۃ التین میں ارشاد ہے: " لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ" (4:95) ترجمہ: بے شک ہم نے انسان کو سب سے خوبصورت ڈھانچے میں پیدا کیا ہے۔ سورۃ انفطار میں فرماتے ہیں: "يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِOالَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَO فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ" (8-6:82) ترجمہ: " اے انسان تجھے کس چیز نے دھوکے میں ڈالا اپنے اس رب کریم کے بارے میں جس نے تجھے پیدا کیا، تجھے درست کیا اور تجھے مناسب کیا، جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔"

6۔انسان کو زمین میں اپنا خلیفہ بنا کر ملائکہ سے سجدہ کرانا: اللہ تعالی انسان کو اس جہاں میں اپنا خلیفہ چنا، یہ اس کا اعزاز ہے ورنہ کسی اور مخلوق کو بنا سکتا تھا، پھر فرشتوں کے ذریعے اس کے آگے سجدہ بھی کرایا، چنانچہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: "اذ قال ربك للملائكة انی جاعل فی الارض خليفة قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال انی اعلم ما لا تعلمون" (30:2). ترجمہ: " (یاد کرو اس وقت کو کہ) جب تمہارے پروردگا نے کہا ملائکہ سے کہ میں زمیں میں نائب بنانے والا ہوں، انہوں کہا کیا آپ اس میں ایسی مخلوق پیدا

کر رہے ہیں جو اس میں فساد برپا کرے گی اور خون بہائے گی اس حال میں کہ ہم آپ کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تقدیس کرتے ہیں، فرمایا (اللہ تعالی نے) بے شک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو۔ایک اور جگہ فرماتے ہیں: " وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَآئِكَةِ اسْجُدُواْ لِآدَمَ فَسَجَدُواْ إِلاَّ إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ"۔ (11:7) ترجمہ: "اور تحقیق ہم نے آپ کو پیدا کیا، پھر آپ کو صورت عطا کی، پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کے سامنے سجدہ کرو، پس سب سجدہ ریز ہوگئے ابلیس کے سوا۔ وہ سجدہ کرنے والا نہیں تھا۔"

7۔انسان کی کامیابی کے لئے انبیاء کا بھیجنا: یہ انسان کی تکریم ہی تو ہے کہ اللہ نے اس کی رہنمائی کے لئے تقریبا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام اور رسول بھیجے، تاکہ میری یہ اشرف مخلوق طریقِ حق سے نہ بھٹکے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: " كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولاً مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ " (151:2) ترجمہ: "جیسا کہ ہم نے آپ میں رسول بھیجا آپ ہی میں سے جو آپ پر ہماری آیات کی تلاوت کرے، آپ کے باطن کو پاک کرے، آپ کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور آپ وہ کو سکھائے جس کو تم نہیں جانتے تھے۔" ایک اور جگہ فرماتے ہیں: " هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (33:9) ترجمہ: " وہی ذات ہے جس نے بھیجا اپنے پیغمبر کو ہدایت کے ساتھ اور دینِ حق کے ساتھ تاکہ اس کو غالب کرے تمام دینوں پر، اگرچہ مشرکیں ناپسند کرے۔"

9۔انسان کو جان، مال اور عزت وآبرو کا تحفظ دینا: اسلام میں ہر انسان کی جان، مال اور اس کی آبرو کے احترام کی تاکید ہے، اور ایک دوسرے کے اموال کے ناحق کھانے کو حرام ٹھرایا ہے، چنانچہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: "وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ " (188:2) ترجمہ: "اور آپ آپس میں مت کھاؤ ایک دوسرے کا مال آپس میں باطل طریقے سے، اور اس کو کھینچ کر کے مت لے جاؤ (ظالم) حکمرانوں کے پاس تاکہ وہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ کھا جائے گناہ کے ساتھ، اس حال میں کہ تم جانتے ہو۔اور ابن عمر حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں: "فان اللہ حرم علیکم دماءکم واموالکم و اعراضکم کحرمة یومکم هذا فی شهرکم هذا فی بلدکم هذا"[13] ترجمہ: " اللہ تعالی نت تمہارے خون، مال اور عزتیں ایک دوسرے پر آج کے دن، موجودہ مہینے اور اس شہر کی طرح حرام کر رکھا ہے۔" اسلام میں جیسے مسلمان کی عزت وآبرو کی تذلیل حرام ہے ویسے ہی غیر مسلم شہری کی عزت کو پامال کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ گورنر مصر حضرت عمرو بن العاص عنہ رضوان اللہ کے بیٹے نے جب ایک غیر مسلم کو سزا دی تو خلیفہ وقت حضرت عمر عنہ رضوان اللہ کا یہ جملہ تاریخ کا حصہ بن گیا، ارشاد

فرمایا: "مذ کم تعبدتم الناس وقد ولدتھم امھاتھم احرارا؟"[14]۔ترجمہ: ”تم نے کب سے لوگوں کو اپنا غلام سمجھ لیا ہے، حالانکہ ان کی ماؤوں نے انہیں آزاد جنا تھا؟“ آیات قرآنی، اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں کہ کسی غیر مسلم شہری کو محض اس کے غیر مسلم ہونے کی بنا پر قتل کر دے، یا اس کا مال لوٹے، یا اس کی عزت پامال کرے، یا اس کی عبادت گاہ کو نقصان پہنچائے۔ حضور اکرم ﷺ نے تو یہاں تک فرمادیا کہ: "من قتل معاھدًا فی غیر کنھہ حرم اللہ علیہ الجنۃ"[15] ترجمہ: ”جس نے معاہد کو بلاوجہ قتل کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی۔“ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: " مِنۡ أَجۡلِ ذَٰلِكَ كَتَبۡنَا عَلَىٰ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفۡسَۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ أَوۡ فَسَادٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعٗا " (32:5) ترجمہ: ”اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ کر فرض کیا کہ جس نے ایک جان کو قتل کر دیا بغیر کسی جان کے بدلے یا بغیر زمین میں فساد کیے، گویا کہ اس نے سب انسانوں کو قتل کر دیا۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: " وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلاَ يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ" (33:17) ترجمہ: ”اور مت قتل کرو اس نفس کو جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جس نے مظلوم کو قتل کیا ہم نے اس کے ولی کو حق دیا ہے پس وہ قتل میں تجاوز نہ کرے۔

10۔انسان کو ایسی چیزیں سکھانا جن کو وہ نہیں جانتا تھا: اللہ نے ہر مخلوق کو اپنی فطرت پر چھوڑ دیا، کسی کو کچھ زائد نہیں سکھایا، لیکن انسان کے لئے علم کے اسباب مہیا کرکے اس کے لئے مزید سیکھنے کا دروازے کھول دیے اور اس کو وہ علوم سکھائے جو وہ نہیں جانتا تھا، چنانچہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: " فَاذْكُرُواْ اللّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ" (239:2). ترجمہ: ”پس اللہ کو یاد کرو جیسا کہ اس نے تجھے سکھایا ہے وہ سب کچھ جن کو تم نہیں جانتے تھے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے: " وَلَوْلاَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلاَّ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ وَأَنزَلَ اللّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا" (113:4) ترجمہ: ”اور اگر اللہ کا آپ پر فضل اور کرم نہ ہوتا تو ان میں سے ایک جماعت نے ارادہ کیا تھا کہ وہ آپ کو گمراہ کر دیتی، وہ گمراہ نہیں کر سکتے مگر اپنے آپ کو اور آپ کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ علم سکھایا جس کو آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔ایک اور جگہ فرماتے ہیں: "وعلمتم مالم تعلموا أنتم ولا آباؤکم" (91:6) ترجمہ: "اور آپ کو سکھایا وہ جس کو نہ تم اور نہ تمہارے آباؤ واجداد جانتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی جو اس قرآن کی قولی اور عملی تشریح ہے احترامِ انسانیت

کی تعلیمات اور واقعات سے مزین ہے، ان تمام کا احاطہ اس مقالے میں ناممکن ہے اس لیے اس مختصر کاوش میں صرف قرآن کی روشنی میں موضوع کاایک جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

خلاصہ بحث

اللہ نے انسان کو مکرم پیدا کرکے تمام مخلوقات میں اس کو اشرف المخلوقات بنایا، ان کی یہ تکریم کی مختلف نوعیتیں ہیں ایک تو یہ کہ اللہ نے اس کو بہترین خلقت و صورت کے ساتھ اس کو علم و حکمت عطا فرمایا، دوسری صورت یہ کہ انسان کو خود اپنے آپ کا احترام سکھایا اس طور پر کہ وہ اللہ کے دیئے گئے احکامات کے مطابق زندگی گزارے، ان احکامات میں انسان کے احترام کا پہلو ہوتا جو کبھی پوشیدہ ہوتا ہے اور کبھی ظاہر، جیسا کہ اپنے کو مشقت میں نہ ڈالنا، خود کشی نہ کرنا۔ تیسری صورت یہ کہ انسان دوسرے انسان کی جان مال اور ابرو کا احترام کرے۔ ان تمام کا جاہزہ قرآنی آیت کے تناظر میں لیا گیا ہے۔

*****

حوالہ جات

1۔ فیروز الدین، مولوی، *فیروز اللغات*، ج1 (لاہور، فیروز سنز، 2010ء)، 73۔

2۔ وحید الزمان، مولانا، *القاموس الجدید* (لاہور، ادارہ اسلامیات، 1990)، 136۔

3۔ سید محمد حسین، الطباطبائی، *تفسیر المیزان*، ج9 (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1420ھ)، 243۔

4۔ محمد، القرطبّی، *تفسیر قرطبّی*، ج10 (قاہرۃ، دار الکتب المصریۃ، 1964م)، 293۔

5۔ ابو جعفر محمد بن حسن، الطوسی، *التبیان*، تحقیق: احمد حبیب قصیر العاملی، ج6 (بیروت، مکتب الإعلام الإسلامی، 1409ھ، ق)، 503۔

6۔ إسماعیل بن عمر، ابن کثیر، *تفسیر ابن کثیر*، ج5 (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1419)، 89۔

7۔ ابن جریر، الطبری، *تفسیر طبری*، ج15 (بیروت - دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، 1995)، 157۔

8۔ عبد اللہ بن عمر، البیضاوی، *تفسیر بیضاوی*، ج3 (بیروت، دار إحیاء التراث العربی، 1418)، 262۔

9۔ مجموعۃ من المختصین، *موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم*، 4 (جدۃ، دار الوسیلۃ، 2007ء)، 1136۔

10۔ محمد بن حسین، الجیزانی، *معالم اصول الفقہ عند اہل السنۃ والجماعۃ*، ج1 (دمام، مکتبہ دار ابن الجوزی، 1427ھ)، 236۔

11۔ سلیمان بن احمد، الطبرانی، *المعجم الکبیر*، ج10 (موصل، مکتبۃ العلوم والحکم، 1983)، 86۔

12۔ مسلم، ابن الحجاج النیشابوری، *صحیح مسلم*، ج8 (بیروت، دار الفکر، سن ندارد)، 17۔

13۔البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، ج2(ندارد، دار طوق النجاہ، 1422ھ)، 177۔

14۔المتقی الہندی، علاء الدین علی، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج12(بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1424ھ)، 294۔

15۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سنن الدارمی، ج2(دمشق، دار القلم، 1417)، 685۔

Bibliography

1) Abd al-Rahman, Bin Abdullah, *Sunan al-Dārami*, Damascus, Dar al-Qalum, 1417/1996.
2) A Group of Specialists, *encyclopedia Nadrah al-Na'īm fi Makarim Akhlaq al-Rasūl al Karīm*, Jeddah, Dar al-Wasila, 2007.
3) Al-Baydawi, Abdullah bin Umar, *Tafsīr Baydawi*, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1418/1997.
4) Al-Bukhari, Muhammad bin Ismael, *Sahi al- Bukahri*, Dar Turūq al-Najah, 1422/2001.
5) Ibn al-Hajjaj Nishaburi, Muslim, *Sahi Muslim*, Beirut, Dar al-Fikr, nd.
6) Ibn Kathir, Ismael bin Umar, *Tafsīr Ibn Kathir*, Beirut, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1418/1997.
7) Al-Jayzani, Muhammad bin Hussain, *Ma'alim Usūl al-Fiqh I'nda Ahl al-Sunnah wa al-Jama'ah*, Damam, Maktaba Dar Ibn al-Juzi, 1427/2006.
8) Molavi, Firūz al-Dīn, *Firūz al-Lughāt*, Vol. 1, Lahore, Firūz Sons, 2010.
9) Al-Mottaqi al-Hindi, Ala al-Dīn Ali, *Kanz al-Umāl fi Sunan al-Aqwāl wa al-Afāl*, Beirut, Dar al-Kutub al-E'lmiyyah, 1424/2003.
10) Maolana, Wahīd al-Zamān, *Al-Qmus al-Jadīd*, Lahore, Idara Islamiyāt, 1990.
11) Al-Qurtabi, Muhammad, *Tafsīr Qurtabi*, Cairo, Dar al-Kutūb al-Miriy'yah, 1964.
12) Al-Shykh Tusi, Abu Ja'far Muhammad b, Hasan, *Al-Tibyān*, Annotated by Ahmad Habīb al-Amili, Beirut, Muktab al-E'alām al-Islami, 1409/1998.
13) Al-Tabataba'I, Seyyed Muhammad Husyn, *Tafsīr al-Mīzān*, Qum, Daftr-e Intisharāt-e Islami, 1420/1999.
14) Al-Tibrani, Sulayman bin, Ahmad, *Al-Mu'jam al-Kabīr*, Mosel, Maktaba al-Ulūm wa al-Hikam, 1983.
15) Al-Tabari, Ibn Jarīr, *Tafsīr Tabari*, Beirut, Dar al-Fikr, 1995.